

کریمہ اہل بیت حضرت موصومہ قم(ع)

<"xml encoding="UTF-8?>

قم میں حضرت موصومہ(ع) کا روضہ مشہد میں حضرت امام رضا (ع) کے روضہ اقدس کے بعد ایران کا دوسرا بارونق مزار ہے جہاں روزانہ بزاروں زائرین آپ(ع) کی زیارت کرتے ہیں۔

حضرت موصومہ(ع) ، ساتویں امام فرزند رسول (ص) حضرت امام موسی بن جعفر (ع) کی دختر گرامی اور حضرت امام رضا (ع) کی ہمسایہ ہیں۔

آپ (ع) کا اصل نام فاطمہ ہے۔ آپ (ع) اور امام رضا (ع) ایک ہی مادر سے پیدا ہوئے ہیں، جن کے مشہور نام خیزان ، ام البنین اور نجمہ ہیں ۔

تاریخی روایات کے مطابق حضرت فاطمہ موصومہ یکم ذی القعده ۱۳۷۱ھ ق کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئیں ، لیکن آپ (ع) کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے ، ایک روایت کے مطابق آپ (ع) نے ۱۰ ربیع الثانی کو وفات پائی جب کہ ایک اور روایت میں کہا گیا ہے کہ آپ (ع) کی تاریخ رحلت ۱۲ ربیع الثانی ۲۰۱ ہج ہے ، بعض مأخذوں کے مطابق آپ (ع) نے ۸ شعبان کے دن دارِ فانی سے کوچ کیا۔

حضرت فاطمہ موصومہ (ع) اہل بیت رسول (ص) کی اُن ہستیوں میں سے ہیں جو مقام عصمت کے حامل نہ ہوتے ہوئے بھی عظیم شخصیت کی مالک تھیں جیسے حضرت زینب کبری (ع) اور حضرت ابوالفضل العباس (ع)۔ آپ (ع) کی فضیلت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ حضرت امام جعفر الصادق (ع) نے آپ (ع) کے والد گرامی حضرت امام موسی کاظم (ع) کی ولادت سے قبل ہی آپ (ع) کے مدن کی پیش گوئی کرتے ہوئے آپ (ع) کی زیارت کی فضیلت بیان فرمائی تھی۔ حضرت امام جعفر الصادق (ع) نے اپنے ایک صحابی سے حضرت امام موسی بن جعفر کی طرف بچپن میں اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : یہ میرا بیٹا موسی ہے، خداوند عالم اس سے مجھے ایک بیٹی عطا کرے گا جس کا نام فاطمہ ہوگا ،

وہ قم کی سرزمین میں دفن ہو جائے گی اور جس نے قم میں اس کی زیارت کی ، اس پر بہشت واجب ہوگا۔ ایک اور روایت ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا : بہت جلد قم میں میری اولاد میں سے ایک خاتون دفن ہوگی جس کا نام فاطمہ ہے اور جو اس کی قبر کی زیارت کرے گا اس پر جنت واجب ہوگی۔ اس طرح کی احادیث و روایات حضرت موصومہ (ع) کے عظیم مقام و مرتبے کا منہ بولتا ثبوت ہیں، حضرت امام جعفر الصادق (ع) کی زبان سے زائر حضرت موصومہ (ع) کے لئے جنت کی بشارت اور وہ بھی وجوب کی حد تک بڑی اہمیت کی حامل ہے، حضرت امام رضا (ع) کو چھوڑ کر ، حضرت امام موسی کاظم (ع) کی اولاد میں حضرت موصومہ(ع) ہی وہ ہستی ہیں جن کی فضیلت کے بارے میں ائمہ موصومین (ع) کی روایات ملتی ہیں ،

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ ائمہ میں سب سے زیادہ اولاد حضرت امام موسی کاظم (ع) ہی کی تھیں۔ آپ (ع) کے برادر گرامی حضرت امام رضا (ع) سے روایت کی گئی ہے : من زارها عارفاً بحقها فلة الجنۃ " جس نے اُن (حضرت موصومہ(ع)) کے حق کو جانتے ہوئے ، اُن کی زیارت کی اس کے لئے جنت ہے "آئیے آپ کو حضرت موصومہ(ع) کے علمی مقام اور فضل و دانش سے متعلق ایک واقعہ سناتے ہیں ۔ ایک دن محباں اہل بیت (ع) کا ایک گروہ اپنے ربیر و آقا حضرت امام موسی کاظم (ع) سے کچھ علمی جوابات حاصل کرنے کے لئے مدینہ منورہ وارد ہوا ،

آپ (ع) سفر پر تھے لہذا اس گروہ کے افراد نے اپنے سوالات لکھ کر آپ (ع) کے دولتکدھ کے افراد کے حوالے کئے ، وہ لوگ جاتے وقت حضرت امام موسی کاظم (ع) کے دولتکدھ پر گئے تو دیکھا حضرت موصوم (ع) نے اُن تمام سوالات کے جواب لکھ دیئے تھے ، جب کہ اس وقت آپ (ع) کم سن تھیں ، وہ لوگ اپنے سوالات کے جواب پا کر بہت خوش ہوئے اور اپنے وطن واپس چل پڑے ، راستے میں وہ حضرت امام موسی کاظم (ع) سے ملے تو پورا واقعہ آپ (ع) کو سنایا ، امام (ع) نے ان سے وہ جوابات مانگے ،

جب آپ (ع) نے دیکھا حضرت موصوم (ع) نے تمام سوالات کے جواب صحیح لکھے ہیں ، آپ (ع) نے فرمایا: فداها ابوہا " اُس کا باپ اُس پر قربان ہو" یہ واقعہ حضرت موصوم (ع) کی علمی منزلت کی ایک واضح دلیل ہے۔

حضرت موصوم (ع) اسلامی علوم پر دسترس رکھتی تھیں ، آپ (ع) عالمہ فاضلہ ہونے کے ساتھ محدث بھی تھیں ، آپ (ع) سے متعدد احادیث نقل کی گئی ہیں ، ان میں سے ایک مشہور حدیث ، واقعہ غدیر سے متعلق ہے۔ حضرت موصوم (ع) کی معروف و غیر مشہور زیارتیں میں آپ (ع) کو حجّت ، امین ، حمیدہ ، رشیدہ ، تقیہ ، نقیہ ، رضیہ ، طاہرہ اور بڑہ کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ غرض یہ کہ حضرت موصوم (ع) موصومین (ع) کی طرح موصوم عن الخطأ تو نہیں تھیں لیکن آپ گناہوں سے پاکیزگی کے مقام پر فائز ہیں یعنی آپ (ع) کی عصمت اکتسابی ہے ، آپ کو شفاعت کا مقام بھی حاصل ہے ، حضرت امام جعفر الصادق (ع) سے روایت کی گئی ہے کہ : اُس (حضرت موصوم (ع)) کی شفاعت سے ہمارے تمام چاہنے والے بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔ "آخرت میں شفاعت کے علاوہ دنیا میں بھی حضرت موصوم (ع) کی ذات اقدس کرامات کا سرچشمہ ہے آپ (ع) کے روضہ اقدس پرلاچار اور مضطرب لوگوں کی حاجات روا ہوتی ہیں ، بیماروں کو شفا ملتی ہے اور دلوں میں نور ہدایت بھر جاتا ہے۔ قم کی عظیم دینی درسگاہ بھی آپ (ع) ہی کی مریون منت ہے ، ابتدا سے لے کر آج تک علماء ، محدثین ، فقہاء اور دانشوروں آپ کے روضے کے نزدیک علم و دانش کی اشاعت میں مصروف رہے ہیں۔

تاریخ قم میں کہا گیا ہے کہ قم کو محبان اہل بیت (ع) کے ایک گروہ نے آباد کیا جو اموی دور میں حکام کے مظالم سے بچنے کے لئے فرار ہو کر آئے تھے ، اس سے پہلے یہاں خانہ بدوش لوگ پانی اور چارٹے کے ذخائر کی وجہ سے یہاں آتے جاتے رہتے تھے ،

قم آنے والے افراد میں علماء محدثین بھی شامل تھے۔ عباسی دور میں سادات کی بڑی تعداد عرب ممالک سے ہجرت کر کے قم آئے ، ان میں حضرت امام تقی (ع) کے فرزند ارجمند حضرت موسی مبرقع (ع) قابل ذکر ہیں جن کا مزار بھی قم میں ہے۔ قم کی دینی درسگاہ مختلف تاریخی ادوار میں آباد رہی ، لیکن اس درسگاہ کو اُس وقت خاص اہمیت مل گئی جب ۱۳۴۰ ھج میں آیت اللہ العظمیٰ حائری یزدی (رح) اراک شهر سے ہجرت کر کے قم آئے ، آپ کے ساتھ آپ (رح) کے شاگرد ارجمند حضرت امام خمینی (رح) بھی قم آئے۔ آیت اللہ حائری یزدی (رح) کی وفات کے بعد آیت اللہ بروجردی (رح) نے اس درسگاہ کو فروغ دیا ، اُن کی رحلت کے بعد امام خمینی (رح) سمیت دیگر مراجع دین نے علم و دانش کے فروع میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۶۲ء بارگاہ حضرت موصوم (ع) سے ہی حضرت امام خمینی (رح) کی قیادت میں ایران کے اسلامی انقلاب کا آغاز ہوا۔ اسی لئے قم کو شہر علم و قیام (انقلاب) اور شہر علم و شہادت بھی کہتے ہیں ، اس شہر کے باشندوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں اور یہ سب حضرت موصوم (ع) کے وجود اقدس کے طفیل ہے۔ حضرت موصوم (ع) کے والد زندگی کا بیشتر حصہ اپنے عزیز برادر حضرت امام رضا (ع) کے سایہ عطاویت میں گذارا کیوں کہ آپ (ع) کے والد گرامی حضرت امام موسی کاظم (ع) زیادہ تر عباسی خلیفہ ہارون کے زیرعتاب اور پابند سلاسل رہے ، حضرت موصوم (ع) کم سن تھیں جب آپ (ع) کے والد کو مقید کیا گیا۔ اسی لئے جب جب خلیفہ مامون عباسی نے

حضرت امام رضا (ع) کو ایک ساڑش کے تحت مدینہ منورہ سے خراسان بلایا ، آپ (ع) بھائی کی جدائی برداشت نہ کر سکیں اور ایک سال بعد خود بھی ایران کی طرف روانہ ہوئیں ، لیکن ساواہ پہنچ کر آپ (ع) بیمار ہو گئیں ، بعض روایات کے مطابق ساواہ میں آپ (ع) کے قافلے پر دشمنانِ اہل بیت (ع) نے حملہ کیا اور آپ (ع) کے ۲۳ حقیقی اور چچازاد بھائیوں کو شہید کیا گیا ، آپ (ع) سے یہ منظر دیکھنا نہ گیا اور بیمار ہو گئیں اور حضرت زینب کبری (ع) کی طرح اعزاز و اقارب کی لاشوں کو چھوڑ کر قم روانہ ہوئیں۔ مؤرخین کے مطابق ساواہ میں بیماری کے بعد آپ (ع) نے قافلہ والوں سے قم لے جانے کو کہا۔ ایک اور روایت ہے کہ حضرت معصومہ (ع) کو ساواہ کی ایک عورت نے زیر دیا تھا جس کے اثر سے آپ علیل ہوئیں۔ جب قم کے باشندوں کو معلوم ہوا آپ (ع) ساواہ پہنچنے کے ہیں تو شہر کے عمائیں نے آپ (ع) کو قم تشریف لانے کی دعوت دی ۔ بپر حال حضرت معصومہ قم پہنچنے کے ۱۷ دن بعد رحلت کر گئیں۔ اس مدت میں آپ (ع) خداوند عالم سے راز و نیاز میں مصروف رہیں ، آپ (ع) کا محراب عبادت آج بھی قم کے مدرسہ ستیّہ میں موجود ہے جسے بیت النور بھی کہا جاتا ہے۔ قم کے معززین میں حضرت معصومہ (ع) کو دفن کرنے کے مسئلے پر اختلاف ہوا ، بالآخر فیصلہ کیا گیا کہ قادر نامی بزرگ آپ (ع) کے جسد مبارک کو قبر میں اتاریں گے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے صحراء کی طرف سے دو نقاب پوش نمودار ہوئے جنہوں نے آپ (ع) کی نماز جنازہ پڑھ کر آپ (ع) کو سپرد خاک کیا۔ وفات کے وقت حضرت معصومہ (ع) کی عمر صرف ۲۸ سال تھی۔